بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے نبیؐ آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے
فرمادیجئے کہ اپنے اوپر سے گھونگٹ ڈال لیا کریں (سورۃ الاحزاب)

پردہ

کیوں ضروری ہے؟

تحریر
شیخ محمد احمد بن اسمٰعیل

ترجمانی
مولانا مفتی محمد عبدالمغنی صاحب مدظلہ
ناظم مدرسہ سبیل الفلاح حیدرآباد

ناشر
برکات بکڈپو
Barakaath Book Depot
17-1-391/2/M/1, Khaja-Bagh, Sayeedabad, Hyderabad.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا (الآیۃ)

پردہ

کیوں ضروری ہے؟

تحریر

شیخ محمد احمد بن اسمٰعیل

ترجمانی

مولانا مفتی محمد عبد المغنی صاحب مدظلہٗ

ناظم مدرسہ سبیل الفلاح حیدرآباد

ناشر

برکات بکڈپو Barakaath Book Depot

تفصیلات طباعت

نام کتاب : پردہ کیوں ضروری ہے؟

تحریر : فضیلۃ الشیخ محمد احمد بن اسماعیل

ترجمانی : حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمغنی صاحب زید مجدہ

قیمت : 20/-

کمپیوٹر کمپوزنگ: اے، آر پرنٹرس سعید آباد

ناشر : برکات بکڈپو، خواجہ باغ، سعید آباد حیدرآباد۔

ملنے کا پتہ

١	مکتبہ فیض ابرار، اکبرباغ، حیدرآباد	جناب مصطفےٰ صاحب	09246595834
٢	مدرسہ خیرالمدارس لاتور، مہاراشٹرا	مفتی یعقوب صاحب	09421956690
٣	مکتبہ البلاغ دیوبند، یوپی	مولانا عبداللہ جمیل صاحب	09997861769
٤	مسجد مقبرہ، اُودگیر	مولانا مطیع الرحمٰن صاحب	09396859942
٥	مکتبہ فیض سعید، سنتوش نگر، حیدرآباد	مولانا شریف احمد صاحب	09440856251

بسم اللہ تعالیٰ

تقدیم!

پردہ ــــ یعنی حجاب شرعی وہ عمل ہے ــــ جو نص قطعی سے مسلمانوں پر واجب کیا گیا ہے، قرآن کریم کی متعدد آیات اس کے حکم، نوعیت اور ضمنی احکام پر مشتمل نازل ہوئی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے اس کی مزید تاکید فرمائی ہے، صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد ان کے متبعین نے اس مسئلہ کو بہت ہی اہمیت دی اور سختی کے ساتھ خود عمل کیا اور معاشرۂ اسلامی میں اس کو نافذ وجاری فرمایا۔

جیسے جیسے زمانہ عہد نبوی ــــ علی صاحبہا افضل الصلوات والتحیات ــــ سے دور ہوتا جارہا ہے شرعی احکام سے پہلوتہی ولا پرواہی بڑھتی جارہی ہے، آج دشمنان اسلام تو پردہ کو عورتوں پر ظلم اور ان کے حق انسانی سے محروم کرنے کے مترادف قرار دے ہی رہے ہیں خود دین بیزار وتجدد پسند مسلمان بھی اسکی اہمیت وافادیت سے انکار کررہے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دن بہ دن مسلم عورتیں بے پردہ ہوکر نہ صرف مردوں کی شانہ بشانہ گھوم پھر رہی ہیں بلکہ آزادی وبے باکی میں ان سے کچھ آگے ہی نکل چکی ہیں، اس اختلاط واجتماع مرد وزن اور بے حجابی وکم لباسی کے فیشن نے اسلامی سماج کو مغربی سماج کے ہم دوش کردیا اور اپنی سابقہ عزت وعفت سے محروم کردیا ہے۔

یہ رسالہ اصلاً شیخ محمد احمد بن اسماعیل حفظہ اللہ کا محررہ ہے جو مجھے آج سے کوئی سولہ سترہ سال قبل سعودی عرب میں ملا تھا، میں نے اسی زمانہ میں برادر محترم حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمغنی صاحب مدظلہٗ سے اس کا ترجمہ کرواکے شائع کیا تھا، اسی مطبوعہ رسالہ کو اب جدید تسہیل وتہذیب کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس رسالہ سے بھرپور استفادہ کرنے اور شرعی حجاب کو رواج دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محمد عبدالقوی

۲/۷/۱۴۳۱ھ

اللہ تعالیٰ کا فرمان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورۂ احزاب آیت:۵۹)

اے نبیؐ! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور تمام مسلم عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں سے اپنے چہرے چھپائے رکھیں، اس طرح ان کے شریف ہونے کی پہچان جلد ہوجائے گی، اور بدچلن لوگ چھیڑ چھاڑ نہیں کریں گے، اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے اور رحم فرمانے والے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کل عام طور سے یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ پردہ کرنا کیوں ضروری ہے؟ ذیل میں کتاب وسنت کی روشنی میں اسی کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے

(۱) پردہ کرنا اللہ ذوالجلال کی عبادت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی بات ماننے کو واجب وضروری قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن عزیز میں موجود ہے:

"کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کسی بات کا فیصلہ کردیں تو اس سے روگردانی کرے (اور سن لو) جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ کھلی گمراہی میں گر پڑا" (سورۂ احزاب آیت:۳۶)

اور اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں:

"(اے نبیؐ) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اپنے اختلافی معاملات (اور آپسی جھگڑوں) میں آپ کو حکم (جج) بنا کر آپ سے فیصلہ چاہے بغیر ہرگز ہرگز ایمان سے مشرف نہیں ہوسکتے، پھر آپ جو کچھ فیصلہ کردیں (اگر وہ ان کے خلاف بھی ہو) تب بھی اپنے دلوں میں کوئی ناگواری محسوس نہ کریں اور خوشی خوشی مان لیں یہ سمجھ کر کہ انصاف ہی ہوا" (سورۃ النساء آیت:۶۵)

معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول کے ہر ہر حکم کو ماننا اور روبعمل لانا یہی ایمان ہے۔ نہ ماننا اور عمل نہ کرنا حقیقت ایمان کے خلاف ہے، اس حقیقت کی وضاحت کے بعد اب سنو کہ اللہ بزرگ وبرتر نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم موجود ہے:

"اے نبی! مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی کرلیں اور اپنے ستر (شرمگاہوں) کی حفاظت کرلیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے کہ کسی (خاص مجبوری) سے ظاہر ہوجائے اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں (یعنی سینوں کے ابھار کو اپنی اوڑھنیوں سے چھپائے رکھیں۔" (سورۂ نور آیت:۳۱)

دوسری جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

(اے عورتو!) تم اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کرکے اپنے کو دکھاتی مت پھرو۔ (سورۂ احزاب آیت:۳۳)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پیغمبر کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہو (یا ان سے کچھ پوچھنا ہو) تو پردہ کے پیچھے سے پردہ کی آڑ میں رہ کر مانگو (اور پوچھو) یہ حکم یہ طریقہ تمہارے دلوں کو اور ان عورتوں کے دلوں کے پاک رہنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔" (سورۂ احزاب آیت:۵۳)

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

"اے نبی! اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور جملہ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ چادروں سے اپنے چہرے چھپالیا کریں۔" (یعنی جب باہر نکلنے کی ضرورت ہو یا نامحرم کا سامنا ہو)

(۲) پردہ کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت قابل پردہ ہے، یعنی اس کا نامحرموں کی نگاہ سے پوشیدہ رہنا ضروری ہے۔

ایک موقعہ پر فرمایا: عورت جب (بلا ضرورت بے پردہ) باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو اچک لے جانے کی فکر اور تاک میں رہتا ہے۔

نیز آپ نے فرمایا کہ عورت جب اپنے گھر میں (پردہ کے ساتھ) رہتی ہے تو اس وقت وہ اپنے رب کے زیادہ قریب ہوجاتی ہے۔

(۳) پردہ کرنا پاکدامنی ہے

اللہ تعالیٰ نے پردہ کے لزوم کو عورت کی پاکدامنی کا ذریعہ بتلایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے نبیؐ! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور تمام مسلم عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں سے اپنے چہرے چھپائے رکھیں اس طرح ان کے شریف ہونے کی پہچان جلد ہوجائے گی، اور بدچلن لوگ چھیڑ چھاڑ نہیں کریں گے۔"

یعنی آسانی کے ساتھ جلد معلوم ہوجائے گا کہ یہ پردہ کرنے والی پاکدامن اور عفیف عورتیں ہیں، ایسی حالت میں کسی بدمعاش اور بدنظر فاسق سے ان کو تکلیف نہیں پہونچے گی۔ یعنی کسی بھی بدخیال اور بدنظر کے لیے چھیڑ چھاڑ کا کوئی موقع نہیں رہے گا۔

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جب عورت اپنے حسن کو ظاہر کرے اور بناؤ سنگھار سے اپنے بدن اور چہرے کی نمائش کرتی پھرے تو اس کی یہ بے باکی اس کی اذیت وتکلیف کا ذریعہ ہوگی، خلاصہ یہ کہ عورت کیلئے اپنے آپ کو چھپائے رکھنا حکم خدا اور حکم رسول ﷺ کے مطابق انتہائی ضروری ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے ایسی بوڑھی عورتوں کے لیے تھوڑی سی رعایت فرمادی ہے جن سے کسی قسم کے فتنہ اور گناہ کا ڈر نہ ہو۔ ایسی بوڑھی عورتیں اپنے چہرہ اور ہاتھ کو کھلا رکھیں ظاہر کریں تو اس کی گنجائش ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم نے ان کے بارے میں ہدایت دی ہے۔

"وہ بوڑھی عورتیں جو درازیٔ عمر کو پہونچ چکی ہوں (اور جو اولاد پیدا کرنے اور تقاضائے نکاح کو پورا کرنے کے قابل نہیں رہیں) اور نکاح کی خواہش بھی نہیں رکھتی ہوں تو اگر وہ (جوان عورتوں کی طرح اپنا چہرہ نہ ڈھانک سکیں تو کوئی گناہ اور مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ دکھلاوا اور بے پردگی مقصود نہ ہو۔ تاہم ایسی بوڑھی عورتوں کے لیے بھی بہتر بلکہ افضل یہی ہے کہ (وہ بھی جوان عورتوں کی طرح) اپنا چہرہ چھپائے رکھیں۔" (سورہ نور آیت: ۶۰)

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی عفت اور اس کی پاکدامنی کو پردہ کے ذریعہ محفوظ رکھا ہے۔ اگر عورت پردہ نہیں کرتی تو یقیناً اپنی عفت اور پاکدامنی سے محروم ہوجائے گی۔

(۴) پردہ کرنا پاکیزگی کا ذریعہ ہے

اللہ سبحانہ تعالیٰ مسلمان مردوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

"جب تمہیں عورتوں سے کچھ پوچھنا ہو تو پردہ کی آڑ میں رہ کر پردہ کے پیچھے سے پوچھو اور یہ پردہ کا اہتمام تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے"
(سورۂ احزاب آیت: ۵۳)

حق تعالیٰ نے اس آیت میں پردہ کرنے کو مومن مرد اور مومن عورتوں کے دلوں کی پاکیزگی فرمایا ہے۔ اس واسطے کہ جب کسی مرد کی نظر کسی عورت پر اور کسی عورت کی نظر کسی مرد پر نہیں پڑے گی تو کسی کے بھی دل میں کسی قسم کی ناپاک خواہش پیدا ہونے کا کوئی خطرہ ہی نہ رہے گا اور جب نظریں ایک دوسرے پر پڑتی ہیں تو ناپاک خواہشات کی آگ دلوں میں بھڑک جاتی ہے۔

اس سے بالیقین معلوم ہوا کہ دل کی پاکیزگی اور اس کی سلامتی مرد و عورت کے ایک دوسرے کو نہ دیکھنے کی صورت میں یقینی اور قطعی ہے اور نیز ایک دوسرے نامحرموں کو نہ دیکھنے کی صورت میں فتنہ، فساد اور گناہ کا نہ ہونا اظہر من الشمس اور بدیہی بات ہے۔ نیز اسی طرح پردہ کرنے سے لالچی دلوں کی لالچ جڑ پیڑ سے ختم ہوجاتی ہے اور بدنظروں کی ہوس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "اے عورتوں کی جماعت! (یہ خطاب بواسطہ ازواج مطہرات ہے) اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو کسی نامحرم یا اجنبی مرد سے بات کرتے وقت نرم و نازک لہجہ اور میٹھی آواز مت اختیار کرو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مرد جس کے دل میں حرص و لالچ ہو وہ تمہارے بارے میں اپنی رال ٹپکانا شروع کردے۔" (سورۂ احزاب: ۳۲)

اے پاک دامن خواتین! اپنے آپ کو چھپائے رکھنا، پوشیدہ رکھنا، نظر نہ آنا ہی پردہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "بے شک اللہ تعالیٰ باغیرت ہیں، پوشیدہ ہیں، بندوں کے لئے بھی حیاء اور پوشیدگی کو پسند فرماتے ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو کوئی عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کے سامنے اپنے کپڑے اتارے یعنی بے حجاب ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے پردہ کو ختم فرمادے گا" یعنی اس کا بدکاری سے محفوظ رہنا مشکل ہوجائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ عورت جب اپنے جسم کی نمائش کرتے ہوئے اِدھر اُدھر پھرتی ہے، خواہ پورے جسم کی ہو یا تھوڑے جسم کی تو اللہ تعالیٰ اس کی حیاء کو اور پردہ میں رہنے کی نعمت کو اس سے چھین لیتے ہیں۔ ایسی عورت بے پردہ، بے حجاب، بے محابہ، بے دھڑک گھومنے پھرنے کی لعنت میں گرفتار اور عزت و شرافت سے محروم ہوجاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا ہی میں اس کی نقد سزا ہے جو اس کے عمل کے موافق ہے۔

(۵) پردہ کرنا تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا ہے جو تمہارے قابل شرم اور چھپانے کے لائق حصوں کو چھپاتا ہے اور گرمی سردی سے تمہارے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور (حقیقت میں) پرہیز گاری کا لباس اس ظاہری لباس سے کہیں زیادہ بہتر لباس ہے۔ (سورۂ اعراف آیت:۲۶)

یعنی حیاء و حجاب کا جذبہ اصلاً تقویٰ اللہ سے پیدا ہوتا ہے، اور تقویٰ باطن میں ہوتا ہے تو جس کا باطن تقویٰ کے لباس میں ملبوس یعنی خوفِ خدا کی صفت سے متصف ہوگا اسکے ظاہر میں لباس و حجاب ضرور آجائے گا، بالفاظِ دیگر جو عورت یا مرد بے لباسی کا خوگر ہو وہ دولتِ تقویٰ سے بھی محروم ہوتے ہیں۔

(۶) پردہ کرنا ایمان ہے

کیوں کہ حق تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرماتے ہوئے صرف مومن مردوں اور عورتوں سے خطاب فرمایا ہے۔ یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ پردہ ایمان کا تقاضا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا "قل للمومنات "اے نبی آپ مومن عورتوں سے کہہ دیجئے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''مومن عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے اپنے چہرے چھپائے رکھیں۔"

اسی طرح جب حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بنی تمیم کی عورتیں حاضر ہوئیں اس حال میں کہ ان کے بدن پر یا سر پر باریک کپڑے تھے (جن سے ممکن ہے بدن یا بال جھلک رہے ہوں گے) تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ مومن ہو تو یہ مومن عورتوں کا لباس نہیں ہے اور اگر تم لوگ مومن نہیں تو پھر اس لباس کو استعمال کرسکتی ہو۔

حضرت عائشہؓ نے بھی بدن چھپانے والے کپڑوں کو مومن عورتوں کے ساتھ مخصوص فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ پردہ ایمان ہے اور ایمان دار خواتین کے لیے پردہ کرنا بے انتہا ضروری ہے اور پردہ نہ کرنا نہ صرف یہ کہ بری بات ہے بلکہ شان ایمان کے بھی خلاف ہے۔

(۷) پردہ کرنا حیا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر مذہب میں کچھ اوصاف اور اطوار ہیں۔ اسلام کا مخصوص وصف حیاء (شرم) ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان کی علامت ہے اور ایمان دخول جنت کا ذریعہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حیا اور ایمان دونوں لازم وملزوم ہیں۔ ان میں سے ایک نکل گیا تو دوسرا بھی خود بخود نکل جائے گا۔"

مطلب یہ ہے کہ ایمان نہیں تو حیا بھی نہیں اور حیا نہیں تو ایمان بھی نہیں۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں حضرت عمرؓ کے دفن ہونے سے پہلے تک روضہ اقدس میں کھلے چہرے سے داخل ہوجاتی تھی، اس خیال سے کہ اس میں میرے شوہر اور میرے والد دونوں مدفون محرم ہیں۔ لیکن جب حضرت عمرؓ کو بھی اسی جگہ دفن کیا گیا تو خدا کی قسم میں بغیر کپڑے لپیٹے اور چہرے ڈھانکے وہاں نہیں گئی محض ایک نامحرم سے شرما کر۔ اس سے معلوم ہوا کہ پردہ کرنا وہ طبعی اور فطری حیاء ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت کی ذات میں روزِ اول ہی سے رکھ دیا ہے۔

(۸) پردہ کرنا غیرت ہے

اسی طرح پردہ سلیم الفطرت، صاحبِ سمجھ آدمی کی فطری وطبعی غیرت بھی ہے خصوصیت کے ساتھ اس وقت آدمی کی طبعی وفطری غیرت جوش میں آتی ہے جب کوئی غیر آدمی اس کی بیوی یا بیٹی کو بُری نظروں سے دیکھے۔ تاریخ میں کتنی ہی ایسی لڑائیاں ملتی ہیں جو جاہلیت کے دور میں اور اسلام کے دور میں بھی محض عورتوں سے متعلق غیرت کی بنیاد پر وجود میں آئیں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بعض مسلم عورتیں

کافر مردوں کے قریب ہوجاتی ہیں۔ کیا عورتوں کی ایسی حرکتوں سے تم مردوں کو غیرت نہیں آتی؟ سنو جس میں غیرت نہیں اس میں کسی قسم کی بھلائی و خیر نہیں۔"

حضرت علیؓ کے اس ارشادِ گرامی کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ جو عورتیں بے غیرتی کے ساتھ بے پردہ پھرتی ہیں ان میں کسی قسم کی بھلائی اور کسی قسم کا خیر نہیں ہے۔

(۹) بے پردگی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا بلکہ اپنا ہی نقصان کر لیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ہر فرد جنت میں داخل ہوجائے گا سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: انکار کرنے والے سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میری اطاعت کرنے والا جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

پچھلی آیات واحادیث سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ بے پردہ پھرنا، بدنگاہی کرنا غیر اسلامی بناؤ سنگھار کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپؐ کی نافرمانی جنت میں جانے سے روک دینے کا سبب بن جاتی ہے۔ اب ہر شخص خواہ وہ مرد ہو یا عورت خود فیصلہ کر لے کہ پردہ کے سلسلہ میں دی گئی ان صریح ہدایات کی نافرمانی کر کے وہ اپنا ٹھکانہ کہاں بنا رہے ہیں؟

(۱۰) بے پردگی مہلک اور گناہ کبیرہ ہے

حضرت امیمہؓ بنت رقیقہ حضور ﷺ کی خدمت میں اسلام پر بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئیں آپؐ نے انہیں بیعت کرتے ہوئے یہ کلمات ارشاد فرمائے: میں تمہیں بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ (۱) شرک نہیں کروگی (۲) چوری نہیں کروگی (۳) زنا نہیں کروگی (۴) اولاد کو قتل نہیں کروگی (۵) کسی کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کروگی (۶) نوحہ ماتم نہیں کروگی (۷) زمانہ جاہلیت کی طرح غیر شرعی بناؤ سنگھار (میک اپ) نہیں کروگی۔''

دیکھ لیا آپ نے! کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شرعی بناؤ سنگھار (موجودہ زمانے کے بیہودہ میک اپ) کو تباہ کردینے والے بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ شمار فرماتے ہوئے ایک خاتون کو اس کے چھوڑ دینے کا عہد دلایا ہے۔ جبکہ موجودہ زمانہ کا بیہودہ میک اپ بناؤ سنگھار اور اس کی نمائش زمانہ جاہلیت سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہے۔

(۱۱) بے پردگی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری امت کے اندر ایسی عورتیں ہوں گی جو کپڑا پہننے کے باوجود ننگی شمار ہوں گی۔ ان کے سروں پر اونٹ کے کوہان کی طرح چونڈے ہوں گے۔ ایسی عورتیں نظر آجائیں تو ان پر لعنت بھیجو کیونکہ ان پر اللہ کی طرف سے بھی لعنت کی گئی ہے۔''

(۱۲) بے پردگی جہنمیوں کی صفت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو قسم کے لوگ جو جہنمی ہیں ان کو میں نے اب تک نہیں دیکھا (یعنی اب تک تو وجود میں نہیں آئیں) ایک وہ جن کے پاس بیل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے لوگوں کو مارتے پھریں گی دوسرے وہ عورتیں جو کپڑا پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی جن کے سروں پر اونٹ کے کوہان کی طرح چونڈے ہوں گے۔ ایسی عورتیں ہرگز جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت تک پھیل رہی ہوگی۔''

مطلب یہ ہے کہ جنت کی خوشبو میلوں دور تک پہونچنے کے باوجود ان جسم کی نمائش کرنے والی بے حجاب و بے حیا عورتوں تک نہیں پہونچ سکے گی۔

(۱۳) بے پردگی قیامت کے دن کی تاریکی ہے

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے نامحرموں کے سامنے زیب و زینت اختیار کرنے والی عورتوں کو قیامت کی ظلمت اور بھیانک اندھیرے سے تشبیہ دی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اپنے لباس فاخرہ اور ہیئت مائلہ کے ذریعہ غیروں کے سامنے مٹکنے والیاں قیامت کے دن اس قدر سیاہ رو حاضر کی جائیں گی گویا کہ مجسم اندھیرا ہیں۔

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کے معنی و مفہوم بالکل صحیح ہیں۔ اس

لیے کہ گناہ کی لذت عذاب ہے اور اس کی راحت زحمت ہے اور اس کی سیرابی بھوک ہے اور گناہ کی برکت بے برکتی ہے اور اس کی خوشبو دراصل بدبو ہے اور اس کی روشنی درحقیقت ظلمت اور تاریکی ہے جبکہ اس کے بالکل برخلاف نیکیوں کا حال ہوتا ہے مثلاً روزہ دار کی منہ کی بدبو مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار ہے۔ شہید کا خون مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار ہے۔

(۱۴) بے پردگی نفاق ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں میں بہترین عورت وہ ہے جو شوہر سے محبت کرنے والی اور بچے جننے والی اور شوہر کے ساتھ موافقت اور ہمدردی کرنے والی ہو اور ساتھ ساتھ اللہ سے ڈرنے اور خوف کھانے والی ہو اور سب سے بُری عورت وہ ہے جو غیر شرعی میک اپ کر کے بے پردہ گھومنے پھرنے اور گھمنڈ وتکبر کرنے والی ہو، کیونکہ یہی عورتیں منافق ہیں۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

(۱۵) بے پردگی ذلت ورسوائی ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت نے اپنے شوہر کے ساتھ خلوت کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارے تو بلاشبہ اس نے اس پردہ کو چاک کردیا جو اس کے اور اللہ کے درمیان میں ہے۔ اور آج کی فیشن ایبل عورت جسم کے وہ مخفی حصے جن کا شوہر کے علاوہ سب سے چھپانا ضروری ہے۔ مثلاً پیٹ اور پیٹھ۔ انہیں بھی غیر مردوں کے سامنے دکھلاتی پھرتی ہیں سچ ہے کہ جس میں حیاء نہیں اس میں کچھ خیر نہیں نعوذ باللہ۔

(۱۶) بے پردگی بے حیائی ہے

عورت عورت ہے (یعنی چھپانے کی چیز ہے) لہٰذا عورت کا اپنے کو ظاہر کرنا فطرت کو بدل دینا ہے اور یہ بات اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جب لوگ بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اس طریقہ پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرمادیجئے کہ اللہ ہرگز بے حیائی اور گندگی کا حکم نہیں دیتا ہے۔ کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی بات کہتے ہو جو تم کو معلوم ہی نہیں ہے۔" (سورۃ الاعراف:۸۲)

(بلکہ) شیطان ایسی بے حیائی اور گندگی کا حکم دیتا ہے اور وہی شیطان ہے جو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی (گندی باتوں) کا حکم دیتا ہے۔

اے مومن عورتو! غیر شرعی بناؤ سنگھار اور بے پردگی تباہ وبرباد کرنے والے وہ خبیث جراثیم ہیں جو اسلامی معاشرہ میں بے حیائی اور گندی باتوں کو پیدا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بے حیائی اور گندگی پھیلانے والے انسانوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

"بے شک وہ لوگ جو مسلمانوں کے بیچ بے حیائی اور گندی باتیں پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے دُنیا اور آخرت میں جس کو اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔" (سورۂ نور آیت:۱۹)

(۱۷) بے پردگی شیطانی صفت ہے

حضرت آدم وحوا علیہما السلام کا مشہور و معروف واقعہ جو ابلیس کے ساتھ پیش آیا اللہ کے دشمن ابلیس کی انتہائی حرص اور خیانت کو ظاہر کرتا ہے، اس نے اس بات کی کوشش کی کہ بزرگ ترین مرد حضرت آدمؑ اور بزرگ ترین خاتون حضرت حواؑ برہنہ ہو جاویں، ان کے لباس اتر جاویں ایک دوسرے پر ان کے اعضاء مخصوصہ ظاہر ہو جاویں اسی لئے اس نے ان لوگوں کو دھوکہ دے کر اس درخت سے کھلا دیا جس کو کھانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جیسے ہی ان لوگوں نے اس درخت کو کھایا فوراً ان کے جسم برہنہ ہو گئے۔ اس سے یقینی طور پر یہ بات سامنے آگئی کہ بے پردگی اللہ کے دشمن ابلیس کا بنیادی نشانہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اے اولاد آدم! شیطان کہیں تم کو اپنی شرارتوں کا تختۂ مشق نہ بنالے جیسا کہ تمہارے والدین (آدم وحوا) کو دھوکہ دے کر جنت سے باہر نکال دیا۔ ان سے ان کا لباس بھی اتروادیا تا کہ ان کو ان کے مخصوص اعضاء یعنی شرمگاہیں دکھلادے، یعنی وہ ابلیس ہی ہے جس نے سب سے پہلے عریانیت اور بے پردگی کا بیج بویا، یہ لعین و مردود آج بھی آزادی کے نام پر عورتوں کو بے پردہ اور بے غیرت کرنے کا ذمہ دار اور بے حیا لوگوں کا سردار ہے۔ ہر اس عورت کا لیڈر ہے جو اللہ کی اس عظیم نافرمانی میں اس کی اطاعت کرتی ہے۔ خاص کر وہ عورتیں جو بے پردہ پھرتی ہوئی مسلمانوں کی اذیت و تکلیف اور نوجوانوں کے فتنہ

میں پڑنے کا سبب بنتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر کوئی خطرناک فتنہ نہیں چھوڑا۔" یعنی مردوں کے لئے سب سے بڑا فتنہ عورتوں کی بے پردگی ہے۔

(۱۸) بے پردگی یہود کی چال ہے

عورتوں کے ذریعہ سے قوموں میں انتشار پیدا کر کے کمزور کرنے میں یہود کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ چنانچہ بے پردگی بھی یہودیوں کے انتشار پھیلانے والے بنیادی ہتھیاروں میں سے ایک خطرناک ہتھیار ہے، یہودی اس میدان انتشار و فساد کے پرانے تجربہ کار اور ماہر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا کے فتنہ سے اور عورتوں کے فتنے سے خائف رہو کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہودیوں کی کتابوں میں بھی یہ بات موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودی عورتوں کو ان کی بے پردگی کی وجہ سے سزادی اور یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً سزادے گا یہودی لڑکیوں کو ان کی بے پردگی کی وجہ سے۔

اس کے علاوہ آنجنابؐ نے یہودیوں، عیسائیوں، کافروں اور مشرکوں کے ساتھ مشابہت و مطابقت سے ڈرایا ہے، ان کی چال چلنے، ان کے طریقوں کو اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے (سب مسلمانوں کو عموماً اور طبقہ نسواں کو خصوصاً) مگر افسوس کہ مسلمانوں کی اکثریت اس تنبیہ کے باوجود اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی میں مبتلا ہے، یعنی جن کاموں اور باتوں سے منع کیا گیا ہے وہی کام اور وہی باتیں بے دھڑک اور بے خوف کر رہے ہیں۔

بہت صحیح فرمایا تھا رسالت مآبؐ نے کہ میری امت پچھلے لوگوں (یعنی بنی اسرائیل) کی اس طرح پیروی کرے گی اور ان کے پیچھے اس طرح چلے گی کہ اگر وہ گوہ کی بل میں گھسے تھے ہوں گے تو میری امت بھی ان کے اتباع میں اس میں گھسے گی۔ اب آپ ہی سوچئے کیا حالت ہوگی ان خواتین کی جو یہودیوں اور عیسائیوں کی نقل کر رہی ہیں جبکہ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کر رہی ہیں۔

یہودی وہ خبیث لوگ ہیں جن پر اللہ کا غضب ہی غضب ہے، جنھوں نے اللہ کے احکامات کا مقابلہ "سمعنا و عصینا" سے کیا ہے۔ یعنی اللہ کے احکامات کے مقابلہ میں یوں کہا کہ "ہم نے سن تو لیا مگر مانیں گے نہیں۔" العیاذ باللہ!

جبکہ مسلمانوں نے اللہ کے حکم کو سن کر کہا "سمعنا و اطعنا" یعنی ہم نے سن لیا اور ہم اطاعت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"ہدایاتِ واضحہ اور احکاماتِ بینہ مل جانے کے بعد جو کوئی رسولؐ کی مخالفت کرے گا اور اہل ایمان (صحابہ کرامؓ) کی روش اختیار کرنے کے بجائے دوسری قوموں کی نقل کرے گا اور ان کی روش اختیار کرے گا تو ہم اس کو اسی حالت کی طرف پھیر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں ڈھکیل دیں گے۔"

(۱۹) بے پردگی جہالت کا نتیجہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے عورتو! تم اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی مت پھرو۔"

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی باتوں کو گندگی اور خباثت سے تعبیر فرمایا ہے اور ایسی تمام چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے کہ "لوگوں کے واسطے طیب اور پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور خبیث و گندی چیزوں کو حرام کیا گیا ہے۔"

زمانہ جاہلیت کی دوسری بری باتوں کی طرح بے پردگی بھی ایک گھناؤنی خباثت اور بُری بات ہے جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا: جاہلیت کا ہر عمل میرے قدموں کے نیچے روند دیا گیا ہے کچل دیا گیا ہے، مٹا دیا گیا ہے مثلاً غیر شرعی بناؤ سنگھار، بے پردگی، جاہلیت کے دعوے، جاہلیت کے فیصلے جاہلیت کے اوہام اور جاہلیت کی حمایت اور جاہلیت کا سود وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام بُری باتوں اور بُری رسموں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عرق ریز اور خونچکاں قربانیوں سے ختم فرما دیا تھا اور ساری دُنیا سے عموماً اور مسلم معاشرہ سے خصوصاً مٹا دیا تھا۔ مگر یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ خود مسلمان بڑی بے حسی کے ساتھ ان باتوں کو پھر سے اپنانے لگے ہیں۔

(۲۰) بے پردگی حیوانیت، پستی و گراوٹ ہے

بے شک عریانیت و ستر نمائی حیوانی فطرت ہے۔ کوئی انسان اس حیوانی فطرت کی طرف مائل نہیں ہوسکتا سوائے اس کے جو انسانیت کے اعلیٰ واشرف مرتبہ سے نیچے گر گیا ہو اور اس کا ضمیر مر گیا ہو۔ کیونکہ ستر کی حفاظت اور عورت پوشی انسان کی فطرت وطبیعت میں ہے جو اللہ نے بطور نعمت انسان کو عطا فرمائی ہے۔ یہ

بات حقیقت ہے کہ بے پردگی اور بے عزتی، ان ہی لوگوں کو بھلی اور اچھی معلوم ہوتی ہے جن کی طبیعت وفطرت بنیادی بگاڑ آ گیا ہو اور ذوق ومزاج کی کیفیت خراب ہوگئی ہو، جس کے نتیجہ میں وہ پستی وگراوٹ کی طرف تیزی سے دوڑنے لگے ہوں۔

بہر حال نئی نسل کا "پردہ شرعی" کو بالائے طاق رکھ کر آزادی اور حریت کا ڈھونگ رچانا دراصل خواہشات ونفسانیات کا نتیجہ ہے جس کے پیچھے مردوں و عورتوں کے اختلاط کو ابھارنے کا جذبہ کارفرما ہے۔ جو شخص بے پردگی سے راضی وخوش ہوتا ہے وہ دراصل انسانیت کے بجائے حیوانیت کو پسند کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دل کے اندر موجود غیرت وحیا بھی، عریانیت کی ناجائز لذت اور اجنبی عورتوں سے اختلاط کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے پردگی فطرت کے بگاڑ کی علامت، شرم وحیا کے ختم ہو جانے کا ثبوت، حیوانیت پسند ہو جانے کی دلیل اور احساس وشعور کے مردہ ہو جانے کی نشانی ہے۔

(۲۱) بے پردگی سماج کی تباہی کا سبب ہے

جو شخص بھی احکام شریعت میں غور کرے اور زمانہ کی تاریخ سے سبق حاصل کرے اس کو بے پردگی کے نقصانات یقینی طور پر سمجھ میں آجائیں گے اور دین ودُنیا کا نقصان واضح ہو جائے گا۔ خاص کر اس وقت جب کہ بے پردگی کے ساتھ ناجائز بے ہودہ اختلاط اور آوارگی، بدنظری وبدنیتی بھی شامل ہو، ان میں سے چند ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

(۱) ناجائز وحرام بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ گھومنے پھرنے والی عورتیں

ایک دوسرے سے مسابقت کرتی ہیں تا کہ مرد لوگ ان کی طرف زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں۔

(۲) ان مقابلوں میں ایک تو اخلاق کی خرابی ہے اور دوسرے مال کی بربادی ہوتی رہتی ہے۔

(۳) عورت کی بلند وباعزت حیثیت گر کر ایسی ہو جاتی ہے جیسے راستے میں پڑی ہوئی کوئی حقیر وذلیل چیز کہ جو چاہے اٹھا لے، ایسی ہی یہ بے پردہ عورتیں ہوتی ہیں کہ انہیں جو چاہے اور جتنا چاہے گھور گھور کر اپنی ہوس کی تسکین کرتا رہتا ہے۔

(۴) ان کے اپنے اخلاق تو بگڑتے ہی ہیں ساتھ میں دوسروں کے اخلاق بھی خراب ہو جاتے ہیں، خاص طور پر نوجوان اور قریب البلوغ لڑکے عورتوں کی بے پردگی کی وجہ سے مختلف قسم کی برائیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

(۵) بے پردگی سے خاندانی تعلقات کمزور ہو جاتے ہیں اور افراد خاندان سے بھروسہ اٹھ جاتا ہے یہاں تک کہ میاں بیوی کے تعلقات بھی شکوک وشبہات کی نذر ہو جاتے ہیں بسا اوقات طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے، کاروبار کی تشہیر کا ذریعہ بنانے کیلئے یا تجارتی منڈیوں، دکانوں کی فروغ وترقی کے لیے بے پردہ عورتوں کو گاہکوں کا کھلونا بنا کر استعمال کیا جاتا ہے جو عورت کی شرافت اور عزت کے خلاف ہے۔

(۶) بدمعاشوں اور بدکرداروں کی بار بار چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے عورت تنگ آ کر بذات خود برائی پر اتر آتی ہے یا پھر ذلت ورسوائی سے بچنے کے لئے خودکشی پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

(۷) بے پردگی کی وجہ سے مختلف قسم کے مہلک امراض پیدا ہوجاتے ہیں

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کسی قوم میں فواحش ومنکرات کھلم کھلا ہونے لگیں گے تو اس قوم میں طاعون کا مرض پھیل جائے گا اور ایسی نئی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی جو پچھلے لوگوں میں نہیں تھیں۔"

(۸) بے پردگی کی وجہ سے آنکھ کا زنا یعنی بدنظری عام اور سہل ہوجاتی ہے

حضورؐ نے فرمایا "آنکھوں کا زنا نامحرم عورتوں کو گھورنا ہے۔" مگر بے پردگی کی وجہ سے آنکھوں کی حفاظت مشکل ہوجائے گی جس کا ہم کو پابند کیا گیا ہے اور جو اللہ کی رضا وخوشنودی کا ذریعہ ہے۔

(۹) بے پردگی سے عذاب عام کا خطرہ ہے۔ خطرناک بموں کا پھٹ پڑنا، زلزلوں کی کثرت اور مہلک بیماریاں بھی عذاب عام ہی کی ایک جھلک اور اس کا ایک نمونہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو اطاعت کا حکم دیتے ہیں' پھر جب وہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی ونافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر ہماری حجت تمام ہوجاتی ہے۔ پھر ہم اس بستی کو تباہ وبرباد کردیتے ہیں۔" (سورۂ بنی اسرائیل آیت:۱۶)

اسی طرح حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ "لوگ جب کسی منکر یعنی برائی کو دیکھیں اور اس کی اصلاح کی فکر نہ کریں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عذاب عام میں مبتلا کردیتے ہیں۔

وہ شرائط جن کو پورا کئے بغیر پردہ "پردہ شرعی" نہیں ہوتا

(۱) عورت کے پورے بدن کا چھپنا چہرے اور ہاتھوں سمیت۔ راجح قول کے مطابق

(۲) برقعہ یا چادر کا اس قدر خوشنما، اور زیب وزینت سے آراستہ نہ ہونا کہ خود وہ مردوں کے توجہ کا سبب بن جائیں۔

(۳) برقعہ موٹے کپڑے کا ہو۔ باریک نہ ہو کہ بدن یا بال جھلکتے ہوں۔ اس لیے کہ باریک لباس اور باریک برقعہ سے پردہ کا مقصد پورا نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا لباس بظاہر عورت کو کپڑے پہنا دیتا ہے لیکن درحقیقت عورت اس میں ننگی ہی رہتی ہے، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "آخیر زمانہ میں میری امت کی عورتیں کپڑا پہننے کے باوجود بھی ننگی ہی رہیں گی۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بدن جھلکنے والے بال نظر آنے والے لباس، برقعے، چادر کا استعمال کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۴) برقعہ کشادہ اور چوڑا ہونا چاہئے۔ تنگ نہ ہو کیونکہ مقصود فتنہ سے روکنا ہے۔ تنگ وچست برقعہ سے جسم کی جسامت اور اس کی ساخت ظاہر ہوتی ہے اور اعضاء کی ہیئت لوگوں کی نگاہ میں آجاتی ہے، اور ظاہر ہے کہ اس میں بھی بہر حال فتنہ وفساد ہی ہے۔ حضرت اسامہؓ ابن زید نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتان کی چادر پہنائی تھی، بعد میں یہ چادر اپنی بیوی کو دیدی۔ حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ کتان کی چادر کیوں نہیں پہنتے؟ میں نے کہا کہ وہ تو میں نے اپنی

عورت کو پہنادی ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی عورت کو پابند کردو کہ وہ اس چادر کے نیچے ایک اور کپڑا ضرور لگالے۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں اس سے جسم نہ جھلکے۔

(۵) برقعہ اور لباس عود کی دھونی سے یا عطر سینٹ وغیرہ سے معطر نہ کیا گیا ہو حضورؐ نے فرمایا" جو عورت عطر وغیرہ خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو محسوس کرلیں تو ایسی عورت زانیہ ہے۔"

(۶) عورت کا لباس مردوں کے لباس جیسا نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مرد ہم میں سے نہیں جو مرد ہونے کے باوجود عورت کی چال چلے اور لباس وغیرہ میں اس کی نقل کرے اور وہ عورت ہم میں سے نہیں جو عورت ہو کر مرد کی چال چلے اور مردوں جیسا لباس پہنے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مردوں جیسا لباس پہنے اور فرمایا'' تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر بھی نہیں فرمائیں گے۔ ۱۔ والدین کی نافرمانی کرنے والے۔ ۲۔ مردوں کی چال چلنے والی اور ان کی نقل کرنے والی عورتیں اور۔ ۳۔ دیوث، یعنی بیوی کی بدچلنی گوارا کرلینے والا شوہر۔

(۷) برقعہ اور لباس وغیرہ کافروں کے لباس جیسا نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا'' جو شخص کسی قوم کی مشابہت و مطابقت اختیار کرے تو وہ ان ہی میں سے ہے۔'' اسی

طرح حضرت عبداللہؓ ابن عمر سے منقول ہے کہ حضورؐ نے ان کے جسم پر دو زعفرانی رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا کہ یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔

(۸) لباس و برقعہ وغیرہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی شہرت کی غرض سے نہ پہنا گیا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" جو شخص شہرت اور دکھلاوے کا لباس پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت و رسوائی کا لباس پہنائیں گے پھر اس لباس میں آگ بھڑکائی جائے گی۔"

نوٹ: لباس شہرت ہر وہ لباس ہے جو شہرت اور دکھلاوے کے ارادے سے پہنا گیا ہو، خواہ وہ لباس نفیس، عمدہ اور قیمتی ہو، جو بطور فخر و زینت کے پہنا گیا ہو، خواہ وہ موٹا دھوٹا ہو مگر اپنے زہد اور تقویٰ کو ظاہر کرنے کے لیے پہنا گیا ہو۔

اے مسلم عورتو! دینی ماؤں اور بہنو!

پس اے مسلم عورتو! پردہ کے نام پر برائے نام چادریں ڈال لینے اور باریک و مزین اوڑھنیاں استعمال کرنے سے بچو۔ پردے کے صحیح اور شرعی ہونے کی شرائط کو تم نے اگر غور سے پڑھ لیا ہوگا تو یہ بات تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی کہ آج کل اکثر نوجوان لڑکیاں پردہ کے نام پر بے پردگی میں مبتلا ہیں۔ پردہ نام کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے بے پردگی کا نام پردہ اور گناہ کا نام نیکی رکھ لیا ہے۔

بلاشک دشمنانِ اسلام مسلمان خواتین کو بیٹھے بٹھائے سخت سزا اور مصیبت میں پھانسنے کے لیے کمر بستہ ہوگئے ہیں۔ خدا دشمنانِ اسلام کے مکر و فریب کو غارت کرے، انہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے گندے کلچر کا عادی بنادیا

ہے جو اللہ کے راستے سے اور فکرِ آخرت سے دور کر دیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے پردہ کی نئی نئی صورتیں ایجاد کی ہیں اس خیال باطل اور گمان خام پر کہ اس نئے ڈھنگ کے پردے سے پردہ نشین خواتین بھی اپنے رب کی رضا حاصل کر لیں گی اور ساتھ ہی ساتھ معاشرہ اور سماج (زمانہ) کے دوش بدوش بھی چلتی رہیں گی اور اپنی رونق اور حسن کی نمائش بھی بڑی آسانی سے کر سکیں گی۔

اے مسلمانو! حقیقت یہ ہے کہ فیشن سنٹرس اور ڈیزائن ہاؤس کلاتھ اسٹورس کے تاجروں کو یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ اگر پردہ شرعی عام ہو جائے اور مسلم خواتین شریعت کے مطابق پردہ کرنے لگ جائیں تو ان کی تجارتیں ٹھپ ہو جائیں گی۔ اس لیے انہوں نے فیشن ایبل لباس اور ماڈرن ڈیزائن برقعے بنا بنا کر اپنے بازار گرم کر لئے اور پردہ کے نام سے موجودہ بے پردگی اور عورت کی نمائش کو مسلم سماج میں بھی عام کر دیا۔ شروع شروع میں مسلمانوں نے اس کو کچھ تردد اور کراہت سے قبول کیا مگر اب پوری بے باکی، بے حیائی بلکہ بڑے شوق اور ذوق سے اس کو اپنا رہے ہیں اور نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ فیشن پرست بے پردہ خواتین کے ایک طبقہ نے پردہ شرعی کے حدود و قیود سے آزادی حاصل کر کے اسے پس پشت ڈال دیا ہے بلکہ اسے غیر ضروری اور مولویوں کی زیادتی قرار دینے لگی ہیں، پس آخرت کی فکر مند اور نجات کی متمنی ماؤں بہنوں اور بہو بیٹیوں کو چاہئے کہ ان دین بیزار اور فیشن پرست عورتوں کی نقل سے اپنے کو محفوظ رکھیں، ان کے برخلاف جو عورتیں حیا و حجاب کے پابند ہیں ان کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''دُنیاوی

معاملات میں اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کی حالت پر نظر کرو اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اونچے لوگوں کو دیکھو۔ اس سے اللہ کی نعمتوں کا اندازہ ہوگا اور پھر توفیق شکر کی وجہ سے نعمتوں میں اضافہ بھی ہوگا اور اطاعت میں زیادتی کرنے کی فکر ہوگی۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جن لوگوں نے یہ اقرار کیا کہ بے شک اللہ ہی ہمارے رب اور پروردگار ہیں پھر وہ اپنے اس اقرار پر ثابت قدم بھی رہے تو فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نہ گھبراؤ اور نہ غم کرو بلکہ مطمئن رہو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

حضرت عمرؓ نے اس آیت کو تلاوت کر کے فرمایا: ثابت قدمی یہ ہے کہ آدمی اللہ کے احکامات کی اطاعت کرے اور ممنوعات سے رکا رہے اور لومڑیوں کی طرح اِدھر اُدھر گھومتا نہ پھرے۔ یعنی دینی احکام اور اسلامی تہذیب چھوڑ کر دوسروں کی نقالی کرتا نہ پھرے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: شیطان جب تجھ کو اللہ کی اطاعت وعبادت میں مصروف دیکھتا ہے تو اپنی طرف بلانے اور راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار کی اپنی کوششوں کے باوجود تو اللہ کی اطاعت وعبادت ہی میں لگا رہتا ہے تو اسی کے حوالہ کر کے تجھے چھوڑ دیتا ہے اور اگر تو کبھی اطاعت کرتا ہے اور کبھی غفلت میں پڑ جاتا تو پھر تجھے بہکانے اور راہ راست سے ہٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا دیتا ہے۔

پس اے مسلم عورتو! تم پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ اور استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ دین کے احکامات کی پیروی کرتی رہو، ذرہ برابر بھی اِدھر اُدھر مت بھکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کو بہکانے اور گمراہ کرنے کا موقعہ مل جائے۔ اے مسلم عورتو! ایسی ہدایت کی طرف آجاؤ جس میں ذرا بھی گمراہی اور ضلالت نہیں اور سچی اور پکی توبہ کی طرف مائل ہو جاؤ جس کے بعد کسی قسم کی معصیت اور گناہ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے مسلمانو! تم سب کے سب نادم ہو کر توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ تا کہ اللہ تم سب کو کامیاب کر دے۔" (سورۂ نور آیت:۳۱)

یہ عہد کر لو کہ اللہ کا یہ حکم جو ہم نے سن لیا ہے اس کو ضرور بجا لائیں گے، بے شک مسلمان اللہ کے حکم کو پانے کے بعد اس کی مراد کو سمجھ کر عمل کے میدان میں کود پڑتا ہے۔ یہی اسلام سے محبت اور دین کا اکرام اور اللہ کی بھیجی ہوئی آخری شریعت کا اعزاز ہے اور یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی پیروی وفرمانبرداری ہے۔

اے مسلمانو! تم کبھی گندے، گمراہ، حقیقت سے بے خبر اور اس سے غافل طبقے کی طرف مائل نہ ہونا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ایمان کی نفی فرمائی ہے جس نے کلمہ پڑھنے کے باوجود اللہ کی اطاعت اور رسول کی فرمانبرداری سے جی چرایا۔ ارشاد ربانی ہے:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم

نے اطاعت قبول کی۔ پھر اس اقرار کے بعد ان میں سے ایک جماعت اپنے اقرار طاعت سے پھر جاتی ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت مومن نہیں ہیں اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کسی مقدمہ و معاملہ کا فیصلہ کرنے کے لیے تو اس وقت یہ لوگ فیصلہ کرانے سے انکار کرتے ہیں اور راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ البتہ اگر کوئی حق پہونچنے اور کچھ ملنے کی امید ہوتی ہے تو مطیع وفرمانبردار بن کر آجاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں کفر وشرک کا بیج ہے؟ کیا وہ شک میں مبتلا ہیں؟ یا کیا ان کو یہ خوف ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ان کے ساتھ ناانصافی کریں گے؟ نہیں بلکہ یہ خود ظالم ہیں جبکہ سچے ایمان والوں کی خصوصیت یہ ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق کسی فیصلہ کے لیے بلایا جاتا ہے تو تہہ دل سے کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا۔ تہہ دل سے ہمیں یہ فیصلہ منظور ہے۔ ایسے ہی لوگ آخرت کی فلاح و کامیابی حاصل کرنے والے ہیں اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اللہ سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچتا رہے تو ایسے ہی لوگ حقیقت میں کامیاب اور بامراد ہیں۔"

بہترین عورتیں کون ہیں؟

حضرت صفیہؓ سے مروی ہے کہ ہم ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس تھے، مجلس میں خواتین قریش کی عظمت اور فضیلت کا ذکر نکلا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ

بلاشبہ قریش کی عورتیں بڑی فضیلت والی ہیں مگر اللہ کی قسم! میں نے انصار کی خواتین سے زیادہ کسی خاتون کو افضل نہیں دیکھا پھر انصاری خواتین کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ جس وقت سورہ نور کی آیت یَـا اَیُّهَـا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ نازل ہوئی تو ان کے مرد اپنے اپنے گھروں کو گئے اور اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں، اپنی بہنوں اور رشتہ دار خواتین کو جمع کیا اور آیت پڑھ کر سنایا تو سنتے ہی ان کی عورتیں اپنی اپنی اوڑھنیوں کی طرف دوڑیں اور انہیں سر کے اوپر ڈال کر اپنا چہرہ چھپانا شروع کر دیا۔

یہ ہے اللہ کی نازل کردہ کتاب پر ایمان اور اس کی تصدیق کا صحیح طریقہ ان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے نہ ٹال مٹول کی ہمت ہوتی تھی اور نہ کوئی تردد تامل ہوتا تھا۔

اے مسلمان بہنو! گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور فوراً توبہ کرلو اور یہ کہنا چھوڑ دو کہ بعد میں توبہ کرلیں گے بعد میں نماز کا اہتمام کرلیں گے اور بعد میں پردہ کی پابندی شروع کریں گے۔ اس واسطے کہ توبہ میں دیر کرنا یہ بھی ایک مستقبل گناہ ہے اور اس گناہ سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح یوں کہو "وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی" اور نیک وصالح مرد وخواتین کی طرح یوں کہو:

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر

واٰخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین